OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0153, PP: 103-115

غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت اور تعزیت سے متعلق شرعی حکم

Shari'ah Ruling on Attending Non-Muslim's Funerals and Offering Condolences

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

Bushra BiBi
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur
Email: bushra.yaqoob92@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-8779-520X

Dr. Junaid Akbar
Associate Professor, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur
Email: junaid8181@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-9451-5798

Dr. Abdulmuhaimin
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur
Email: drmuhaiman@uoh.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-2313-4875

Abstract

The teaching of Islam are not limited to any religion, race, time, conditions etc. And the Prophet Muhammad (PBUH) was sent as Marcy for all the creations. While living in plural societies one has to interact with people having various religious and cultured backgrounds. Islam not only gives very clear instructions for such interactions but all these valuable commandments were also personified in Prophet Muhammad (PBUH). The basic research question of this study is that how Quran, Hadith and the opinions of four schools of thought in the wake of conditions and circumstances of the modern day world guide Muslims in terms of participating in funerals of Non- Muslims and offering condolence to them. The methodology adopted to address the above mentioned question is that Quran, Hadith and the viewpoints of four Imams were taken into consideration respectively. Lastly various methods of condolence have also been highlighted. The research concludes on the findings that Muslims can offer condolence to Non-Muslims as this will work as a very effective message of Islam in the wake of modern day issues in terms of the relationship of Muslim and Non-Muslims. However

Muslims are not allowed to participate in any rituals of Non-Muslims.

***Keywords**: Condolence, Non-Muslims, funeral prayer, Pluralism, Peaceful, Co-existence.*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی تخلیق کے ساتھ اس کی رہنمائی کے لیے دین اسلام کی صورت میں ایک مکمل ضابطہ حیات عطافرمایا ہے۔ جس میں انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی کے ہر گوشے سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔

انسان کی انفرادی زندگی کا تعلق حقوق اللہ سے جس میں عبادات (جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج) شامل ہیں، جبکہ اجتماعی زندگی کا تعلق براہ راست خلق خدا سے یعنی حقوق العباد سے ہے۔ جس میں ایک دوسرے کے ساتھ معاملات اور حقوق شامل ہیں۔ بذریعہ وحی اللہ نے انسانوں کی ضرورت اور آسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے قوانین وضع کیے ہیں۔ حقوق اللہ یعنی عبادات کے متعلق جو اصول متعین ہیں ان میں کسی اور کی شرکت نا قابل قبول امر ہے کیونکہ رب العزت یکتا ہے اور اس لیے تمام تر عبادات کا وہ اکیلے ہی مستحق ہے، اور عبادات بھی ویسے جیسے اس نے طریقہ کار بتایا ہے۔ البتہ حقوق العباد میں کسی قسم کی قید نہیں ہے کیوں کہ انسانوں میں بغیر کسی مذہب کی قید لگائے سب کے لیے حقوق متعین کیے گئے ہیں۔ مسلمان ہو یا کافر ہر ایک کے ساتھ معاملات کی نوعیت کو اسلام نے واضح کر دیا ہے۔

زیر نظر مقالہ جس کا عنوان "غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت اور تعزیت سے متعلق شرعی حکم" ہے سے متعلق بحث کی گئی ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نماز جنازہ جو ایک عبادت ہے اس میں شرکت کرنا باعث اجر ہے لیکن اگر یہی نماز جنازہ کسی غیر مسلم کی ہو تو وہاں شریعت کس انداز میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ نیز تعزیت جو کسی کے غم کو کم کرنے کے لیے یا دلجوئی کرنے کے لیے کی جاتی ہے اور اسلام اس کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس سے متعلق جامع احکامات فراہم کرتا ہے تاہم بدلتے ہوئے وقت اور جدید دور کے تقاضوں کی روشنی میں غیر مسلموں کے ساتھ تعزیت کرنے کی گنجائش موجود ہے یا نہیں اور اگر گنجائش موجود ہے تو اس کی کیا حدود وقیود ہیں اور اس کے کیا طریقے ہیں اور غیر مسلم کی تعزیت کرنا کیسا امر ہے۔

بنیادی سوال

غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت اور تعزیت سے متعلق قرآن وسنت اور ائمہ اربعہ کی آراء بدلتے ہوئے حالات اور جدید دور کے تقاضوں میں کیا رہنمائی فراہم کرتی ہیں؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ.

عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی، العزاء احکام وآداب، مکتبہ فضیلۃ الشیخ، ریاض، ط 2008

یہ کتاب عربی میں لکھی گئی ہے جس میں صبر کی فضیلت سے لے کر تعزیت کے آداب تک کو ذکر کیا گیا ہے لیکن اس میں ائمہ اربعہ کے موقف کو الگ الگ ذکر نہیں کیا گیا۔

حافظ حسن مدنی، تعزیت کے نبوی اسالیب، جہات اسلام، ج9، جنوری تا جون 2016، شمارہ 2

اس مقالہ میں تعزیت کی تعریفات، فضیلت بیان کی گئی ہے نیز نبی کریم ﷺ کی تعزیت کا اسلوب بھی بیان کیا گیا کہ

مختلف اوقات میں آپ ﷺ نے کس طرح لواحقین کی دل جوئی کی۔

ام عبد منیب، سوگ اور تعزیت، مشربہ علم وحکمت، لاہور، ط 1430

اس کتاب میں سوگ اور تعزیت کی شرعی حیثیت کو بیان کیا گیا ہے اور غیر مسلم سے تعزیت کے متعلق چند نکات بیان کیے گئے ہیں مگر ائمہ اربعہ کا موقف مذکور نہیں ہے۔

ظافر بن حسن بن علی، التعزیۃ و احکامھا، دار طیبہ خضراء، مکہ مکرمہ

یہ عربی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے جس میں تعزیت سے متعلق احکامات جیسے تعزیت کی مدت، تعزیت کا طریقہ کار اور آداب ذکر کیے گئے ہیں اس میں غیر مسلموں سے متعلق بھی بات ہوئی ہے مگر ائمہ اربعہ کا موقف اس میں بیان نہیں کیا گیا۔

Muhammad Shah, Muhammad Riaz Khan, *Status of Condolence in Islamic Thoughts*, Journal of Applied Environmental and Biological Sciences,2016

اس مقالہ میں تعزیت کی تعریف، حکم، الفاظ، طریقہ کار اور آداب ذکر کیے گئے ہیں مگر اس میں غیر مسلموں سے متعلق کوئی بحث نہیں کی گئی۔

غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت

قرآن پاک دین اسلام کی بنیاد ہے، زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں یہ اپنے پیروکاروں کی رہنمائی نہ کرتا ہو۔ غیر مسلم جو دین حق کا منکر ہے اس کی موت پر ایک مسلمان کی کیا روش ہونی چاہیے ذیل میں آیات کی رو سے اس کو بیان کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت فرماتا ہے:

"وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ"[1]

"اور (اے پیغمبر) ان (منافقین) میں سے جو کوئی مر جائے، تو تم اس پر کبھی نماز (جنازہ) مت پڑھنا، اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، یقین جانو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کا رویہ اپنایا، اور اس حالت میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔"[2]

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ"[3]

"یہ بات نہ تو نبی کو زیب دیتی ہے اور نہ دوسرے مومنوں کو کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی لوگ ہیں۔ اور ابراہیمؑ نے جو اپنے والد کے لیے دعا کی، اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ انہوں نے اس (باپ) سے ایک وعدہ کر لیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے دستبردار ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑی آہیں بھرنے والے، بڑے بردبار تھے۔"[4]

مندرجہ بالا آیات سے غیر مسلم کے جنازے میں شرکت سے متعلق درج ذیل احکام مستنبط ہوتے ہیں۔

غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

غیر مسلم کی قبر پر کھڑے ہونا جائز نہیں۔

غیر مسلم کے لیے بخشش کی دعا کرنا درست نہیں۔

احادیث مبارکہ

نبی کریم ﷺ کی افعال مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہیں اور قرآن پاک کی عملی تفسیر ہیں آپ ﷺ نے دین کے تمام تر احکامات کی بجاآوری کی اور مسلمانوں کو اس سے آگاہ بھی کیا۔ غیر مسلموں کے ساتھ آپ ﷺ کے معاملات کا اگر جائزہ لیا جائے تو کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپ نے ان کے ساتھ حسن معاملہ نہ کیا ہو۔ لیکن جہاں اسلام نے ایک حد مقرر کر دی ہے آپ ﷺ نے اس سے تجاوز نہیں کیا۔ غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت سے متعلق قرآن کریم میں واضح الفاظ موجود اس لیے نبی کریم ﷺ نے بستر مرگ پر ان کی عیادت تو کی مگر ان کے جنازوں میں شرکت نہیں کی۔ نبی کریم ﷺ ابو طالب کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، جبکہ وہ بستر مرگ پر تھے۔[5] اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت انس □ سے مروی ہے کہ آپ کا ایک یہودی خادم تھا جب وہ بستر مرگ پر تھا تو رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس لڑکے نے اپنے باپ کو دیکھا تو اس نے اس کو کہا جو حضرت محمد ﷺ کہتے ہیں وہی کرو تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔[6]

نبی کریم ﷺ کا عمل یہ واضح کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے غیر مسلموں کی عیادت کی مگر ان کے جنازے میں شرکت نہیں کی کیونکہ نماز جنازہ کا تعلق عبادات سے ہے اور اس میں کوئی رخصت موجود نہیں۔

غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت سے متعلق ائمہ اربعہ کی آراء

دین اسلام کو پھیلانے اور اس کی سربلندی کے لیے کوشاں ہستیوں میں شامل ائمہ اربعہ نے اپنی آراء کو دین کے ہر معاملے سے متعلق بالکل واضح کرنے کی کوشش کی اور حتی الوسع کوشش کی کہ جو تعلیمات ان تک پہنچی ان کی روشنی میں دین کے درست نقشہ کو منظر عام پر لائیں۔ ذیل میں غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت سے متعلق ائمہ اربعہ کے موقف کو بیان کیا گیا ہے۔

غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت سے متعلق امام ابو حنیفہؒ کا موقف یہ ہے کہ ان کی عیادت کرنا جیسا کہ احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے درست ہے مگر ان کے جنازے میں شرکت کرنا اور ان کے لیے دعا کرنا درست نہیں۔ یہی حکم مرتد کے لیے بھی ہے۔[7] فقہ شافعی کے مطابق مشرکین کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔[8] لیکن شوافع کا مذہب یہ بھی ہے کہ اگر کسی حادثے کی صورت میں اگر کفار اور مسلمانوں کی لاشیں ایک جگہ ہوں اور ان کی تمیز کرنا مشکل ہو اور مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو اس صورت میں مسلمانوں کی نماز جنازہ کی نیت کر کے نماز پڑھی جائے گی۔ لیکن اگر ایسا مشرکین کی تعداد زیادہ ہو تو اس صورت میں نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔[9] غیر مسلم میت کو غسل دینے کی اجازت فقہ مالکی میں نہیں ہے۔[10] حنابلہ بھی غیر مسلم میت کے غسل کو جائز نہیں قرار دیتے۔[11] کوئی ایسا شخص جو غیر مسلم ہو اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں اس کا بیٹا نہ تو اس کی قبر پر جائے گا اور نا ہی اس کے جنازے میں شرکت کرے گا۔[12] اور فقہ شافعیہ کے مطابق کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنا حرام ہے۔[13]

الغرض مذاہب اربعہ قرآن و حدیث کے مطابق غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کو ناجائز مانتے ہیں اور غیر مسلم کی مغفرت کی دعا بھی حرام ہے۔

غیر مسلموں کی تعزیت اور اس سے متعلقہ احکام

تعزیت کا مفہوم

تعزیت سے مراد ہے "صبر کا حکم دینا، گناہ سے ڈرانے، میت کے لیے مغفرت اور مصیبت زدہ کے لیے مصیبت کی تلافی کی دعا کرنا ہے۔"[14] یا کسی مصیبت زدہ انسان سے ہمدردی کے اظہار کو تعزیت کہتے ہیں۔[15]

غیر مسلموں سے تعزیت قرآن وحدیث کی رو سے

غیر مسلموں کی تعزیت سے متعلق قرآن میں کوئی واضح الفاظ موجود نہیں ہیں البتہ غیر مسلموں سے حسن سلوک سے متعلق یہ آیت مذکور ہے جس میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ"[16]

"اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو۔"[17]

مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے حسن سلوک جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کا مختلف مواقع پر عمل بھی اس بات کا شاہد ہے کہ دین اسلام کسی مذہب کی قید لگائے بغیر حسن سلوک کا درس دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت کرنے والا ایک بچہ جب بستر مرگ پر تھا تو آپ اس کی عیادت کے لیے بھی تشریف لے کر گئے تھے جیسا کہ حضرت انس □ سے مروی ہے:

"عن أنس رضي الله عنه: أن غلاما ليهود، كان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم، فمرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده، فقال: أسلم فأسلم"[18]

"حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے گئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی اس نے اسلام قبول کر لیا۔"

اسی طرح آپ نے یہودی خاتون کی دعوت طعام بھی قبول کی۔ اس سے مقصود تالیف قلب اور حسن سلوک تھا۔ تاکہ آپ کے عمل سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوں۔ تو اگر اسی مقصد کے تحت غیر مسلم کی تعزیت کی جائے تو اس میں مضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ غیر مسلم کی تعزیت سے متعلق کوئی واضح نص نہیں مل سکی مگر آپ ﷺ کا مختلف مواقع پر غیر مسلموں سے تعامل اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اگر دین کی دعوت یا تالیف قلب مقصود ہو اور کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو تعزیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ فقہ شافعی کے مطابق غیر مسلموں سے تعزیت کرنے کی اجازت موجود ہے جیسا کہ ذکر ہے کہ: "تعزية الذمي فإنها جائزة"[19] یعنی ذمی کی تعزیت کرنا جائز ہے۔ مغنی المحتاج میں بھی درج ہے کہ ذمی سے تعزیت کرنا جائز ہے[20] اسی طرح غیر حربی سے بھی تعزیت کی جا سکتی ہے۔[21] غیر مسلم کی تعزیت کے متعلق حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ جس طرح ایک مسلمان کی عیادت اور تعزیت جائز ہے اسی طرح غیر مسلم کی تعزیت و عیادت بھی جائز ہے "فجازت عيادته وتعزيته كالمسلم"[22]

مسائل الامام احمد میں ہے:

"سئل عن عيادة اليهودي والنصراني؟ قال: إن كان يريد يدعوه إلى الإسلام، فنعم"[23]

" (امام احمد بن حنبل سے) یہودی اور نصرانی کی عیادت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا اگر اس کو اسلام کی طرف دعوت دینا مقصود ہو تو کی جا سکتی ہے۔"

غیر مسلم کی تعزیت کو فقہ مالکی میں نا جائز قرار دیا گیا ہے کیونکہ امام مالک قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال لیتے ہیں کہ ان سے ہمارا کوئی رشتہ نہیں چاہے وہ باپ ہی کیوں نہ۔

ارشاد ربانی ہے:

"مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا"[24]

البیان میں محمد بن احمد نے امام مالک کا قول کچھ یوں نقل کیا ہے:

"مسألة وسئل مالك عن الرجل المسلم يهلك أبوه وهو كافر، افترى أن يعزيه به فيقول: آجرك الله في أبيك؟ قال لا يعجبني أن يعزيه به، لقول الله تعالى في كتابه العزيز {مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا} [الأنفال: 72]"[25]

"امام مالک سے ایک مسلمان کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا باپ فوت ہو گیا جبکہ وہ کافر تھا تو کیا ان الفاظ کے ساتھ تعزیت کی جائے گی کہ اللہ تجھے تیرے باپ (کی موت) کا اجر دے، تو اس پر امام مالک نے کہا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی تعزیت کی جائے کیونکہ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ: جب تک وہ ہجرت نہ کر لیں ان سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں۔"

امام مالک کے نزدیک جس طرح کسی کافر کی مسلمان سے تعزیت جائز نہیں اسی طرح کسی کافر سے مسلمان کی تعزیت بھی جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ منقول ہے کہ: اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے کافر رشتہ دار ہوں تو ان سے تعزیت نہیں کی جائے گی۔[26]

ذیل میں تعزیت کے الفاظ اور مختلف طریقہ کار بیان کیے گئے ہیں۔

غیر مسلموں سے تعزیت کا طریقہ کار

شریعت کے کسی بھی حکم کو اگر ان اصول و ضوابط کے مطابق کیا جائے جو سنت سے طے شدہ ہیں تو تب ہی وہ عمل قابل قبول ہو گا اور اجر کا باعث بنے گا۔ تعزیت سے متعلق چند امور سنت رسول ﷺ سے ملتے ہیں جن کا جائزہ ذیل میں لیا گیا ہے۔

دعا دینا اور دلجوئی کرنا

تعزیت کے مختلف طریقے ہیں ان میں سے عمومی طریقہ یہ ہے کہ میت کے اہل خانہ کو تسلی دی جائے، میت کے لیے مغفرت کی دعا کی جائے اور اہل میت کی دلجوئی کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو ان کے غم کو کم کر سکیں۔

مسلمانوں کی تعزیت کے متعلق آپ ﷺ کا قول ملتا ہے مگر غیر مسلموں کی تعزیت کے الفاظ احادیث میں نہیں ملتے البتہ فتاوی ھندیہ میں تعزیت کے لیے درج ذیل الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

"ويقال في تعزية المسلم بالكافر: أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك "[27]

"اور جب کسی مسلمان سے کسی کافر کی تعزیت کی جائے تو یہ الفاظ ہونگے: اللہ آپ کے اجر کو بڑھائے اور آپ کی تسلی کو اچھا رکھے۔"

ایک اور قول ہے:

"جار يهودي أو نصراني مات ابنه يقول له أخلف الله عليك خيرا منه "[28]

" کسی یہودی یا نصرانی پڑوسی کا اگر بیٹا فوت ہو جائے تو اس کو کہا جائے کہ اللہ تجھے اس سے بہتر عطا کرے۔"

اسی طرح کا ایک قول البحر الرائق میں چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی غیر مسلم فوت ہو جائے تو اس کی تعزیت کے لیے کیا الفاظ استعمال کیے جائیں:

"وإذا مات الكافر قال لوالده أو قريبه في تعزيته أخلف الله عليك خيرا منه وأصلحك أي أصلحك بالإسلام ورزقك ولدا مسلما"[29]

"جب کوئی کافر فوت ہو جائے تو تعزیت کے لیے اس کے والد سے کہا جائے گا کہ اللہ آپ کو اس سے بہتر عطا کرے اور اسلام کے ساتھ آپ کی اصلاح کرے اور آپ کو مسلمان اولاد عطا فرمائے۔"

ایک اور مقام پر نقل کیا گیا ہے کہ:

وفي تعزية الكافر بالمسلم: أحسن الله عزاءك وغفر لميّتك، ولا يقال: أعظم الله أجرك، وفي تعزية الكافر بالكافر: أخلف الله عليك ولا نقص عددك "[30]

کسی کافر سے مسلمان کی تعزیت کرنی ہو تو یہ الفاظ ہونگے: اللہ تیرے صبر (حوصلہ) کو اچھا کرے اور تیری میت کو بخش دے، اور اس کے لیے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اللہ تیرا اجر زیادہ کرے، اور جب کافر سے کسی کافر کی تعزیت ہو تو تب یہ الفاظ ہونگے: اللہ تجھے اس کا نائب عطا کرے اور تیری تعداد کم نہ ہو۔

جتنے بھی اقوال غیر مسلموں کی تعزیت سے متعلق نقل کیے گئے ہیں ان میں تسلی اور اہل میت کی ہدایت کی دعا ذکر کی گئی ہے مگر میت کی مغفرت کی دعا نہیں کی گئی۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ "[31]

"یہ بات نہ تو نبی کو زیب دیتی ہے اور نہ دوسرے مومنوں کو کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔"[32]

امام ابو حنیفہؒ سے دریافت کیا گیا کہ: "اگر کسی یہودی یا نصرانی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس سے تعزیت کس طرح کرنی چاہیے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے لیے موت مقدر کر دی ہے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کو پردہ غیب میں چھپی ہوئی اس چیز کی خبر بتا دے جس کا انتظار ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تم پر جو مصیبت آئی ہے اس پر صبر کرو، اللہ تمہاری تعداد نہ گھٹائے۔"[33]

فقہ شافعی کے مطابق کس کے لیے کون سے الفاظ مناسب ہیں ان کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے۔

"وإن عزى مسلمابكافرقال :أعظم الله أجرك، وأحسن عزاءك، .وإن عزى كافرا بكافر . قال: أخلف الله عليك، ولا نقص عددك."[34]

"اگر کسی مسلمان سے کسی کافر کی تعزیت کرنی ہو تو یہ کہا جائے: اللہ آپ کے اجر کو بڑھائے اور آپ کی تسلی کو اچھا کرے۔ اور اگر کسی کافر سے کافر کی تعزیت کرنی ہو تو یہ الفاظ ہونگے: اللہ آپ کو اس کا نائب عطا کرے اور تمہاری تعداد کم نا ہو۔"

فقہ حنبلی کے مطابق تعزیت کرنے کے لیے کوئی خاص الفاظ نہیں ہیں۔ موقع کی مناسبت سے الفاظ کوئی بھی استعمال کیے

جا سکتے ہیں۔ ابن مفلح الحفید کہتے ہیں: " لا أعلم في التعزية شيئاً محدوداً"[35] میں تعزیت میں کسی محدود شے سے واقف نہیں ہوں، یعنی تعزیت کے لیے کوئی خاص الفاظ کی قید نہیں لگائی گئی موقع محل اور مخاطب کو مد نظر رکھ کر کوئی بھی الفاظ اور کسی بھی زبان میں استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ جو رواج چل پڑا ہے کہ تعزیت کے لیے بار بار جایا جاتا ہے اور اسی طرح ہر جمعرات کو، پھر چالیسویں اور عیدوں پر بار بار جایا جاتا ہے حنابلہ کے ہاں ایسا کرنا مکروہ ہے جیسا کہ کتاب الفروع میں ہے "ویکرہ تکرار التعزية"[36] بار بار تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔

غیر مسلم کی تعزیت سے کے لیے جن الفاظ کا استعمال کیا جائے اس کے بارے میں ابن قدامہ کہتے ہیں اگر کسی مسلمان سے کسی کافر کی تعزیت کرے تو کہے: اللہ تمہارا ثواب بڑھادے اور تمہیں اچھا صبر دے۔"[37]

فقہ مالکی کے مطابق یہ مستحب ہے کہ مرحوم اور متاثرین سے تعزیت اور دعا کی جائے انہیں صبر کی تلقین کی جائے اور میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا جائے۔[38]

اس سے واضح ہوا کہ غیر مسلم کی دلجوئی کی جا سکتی ہے اس کے غم میں ہمدردی کا اظہار تو کیا جا سکتا ہے مگر میت کی بخشش کی دعا کرنا جائز نہیں ہے۔

میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام

اس کے علاوہ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا جائے کیونکہ اس وقت وہ ایسی کیفیت کا شکار ہوتے ہیں کہ وہ خود اپنے یا گھر میں آئے مہمانوں کے لیے انتظام نہیں کر سکتے۔ غیر مسلم اگر مصیبت کا شکار ہوں تو ان کے لیے یا گھر میں آئے مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جائز معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ"[39]

"آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔"[40]

غیر مسلم کو کھانا کھلانے سے متعلق حدیث مبارکہ ہے:

" لما جاء نعي جعفر حين قتل، قال النبي صلى الله عليه وسلم :اصنعوا لآل جعفر طعاما، فقد أتاهم أمر يشغلهم-أو أتاهم ما يشغلهم"[41]

"جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و عیال کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کو ایسی پریشانی آئی ہے جس میں وہ کھانا نہیں پکا سکیں گے۔"

نبی کریم ﷺ کا عمل بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر مسلموں کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔ قبیلہ بنی ثقیف کے وفد جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے، "آپ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ ان کے کھانے کا اہتمام کرتے تھے۔"[42]

میت کے بچوں کی نگہداشت

غم کی حالت میں انسان کو کسی بھی معاملے کی خبر نہیں ہوتی اور اس سب میں بچے نظر انداز ہوتے ہیں تو اس میں ایک

صورت یہ ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال کی جائے، اور اگر بچے غیر مسلم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں تو ان کی دلجوئی کی جائے عین ممکن ہے کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہوں کیونکہ بچے تو فطرت اسلام پر پیدا ہوتے ہیں تو اگر ان کو اسلامی ماحول ملے گا تو وہ اس کی طرف مائل بھی ہونگے۔

ارشاد ربانی ہے:

" لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ"[43]

"اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو۔"[44]

موجودہ دور میں غیر مسلموں سے تعلقات کی اہمیت و اثرات

اسلام جیسی عظیم نعمت ہمیں ورثے میں ملی ہے لیکن اب ہمارا فریضہ ہے کہ اس کو کماحقہ آگے پہنچائیں۔ امت مسلمہ کی دیگر ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگوں کو دین حق کی طرف بلائیں، صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کریں مگر اس وقت دنیا میں مسلمانوں کے جو حالات ہیں اور اسلام سے متعلق جو منفی فضا پھیلی ہوئی ہے۔ایسے میں لوگوں کو راہ راست کی طرف لانا ناممکن ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کی جائے اور ان کو اسلام کی اصل شکل دکھائی جائے، اور یہ اس صورت میں ممکن ہو گا کہ غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کو درست کیا جائے، اپنے رویے اور اخلاق سے ان کو متاثر کیا جائے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے زیر نظر موضوع کا انتخاب کیا گیا تاکہ لوگ اس بات کو سمجھ سکیں کہ اپنی زندگی کا مقصد پانے اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر اپنے آپ کو خول سے نکال کر سنت رسول ﷺ کی روشنی میں غیر مسلموں کے ساتھ روابط قائم کرنا ہوں گے۔ تاکہ ان کو اسلام کی طرف راغب کیا جاسکے۔

غیر مسلموں کے ساتھ حسن معاملہ کرنا یا ان کے دکھ بانٹنے کے لیے تعزیت کرنے کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو اور وہ اس کی طرف راغب بھی ہوں جیسا کی سیرت رسول ﷺ سے کئی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگ آپ کے حسن اخلاق اور حسن معاملہ کی وجہ سے دین حق کی طرف راغب ہوئے۔

نتائج البحث

تحقیق سے جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. احادیث اور ائمہ و فقہاء کے اقوال اس بات پر دال ہیں کہ غیر مسلم کی عیادت کرنا یا ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرنا جائز ہے۔
2. تعزیت سے مقصود غیر مسلموں کو اسلام کی طرف لانا ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے یا اس سے مقصود مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھنا ہو تو تب بھی جائز ہے۔
3. غیر مسلموں کو کھانا کھلانا اور ان کے بچوں کی نگہداشت کرنا جائز ہے۔
4. تعزیت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ الفاظ کا چناؤ درست ہو۔ کوئی ایسا جملہ یا ایسی دعا نہ دی جائے جو کفار کے حق میں ممنوع ہو۔
5. غیر مسلموں کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ہے۔

6. غیر مسلموں کے لیے دعائے مغفرت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 التوبہ،آلایۃ:84

Al Tawbah, Al Āyah: 184

2 عثمانی، محمد تقی،آسان ترجمہ القرآن، ناشر:مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ج: 1، ص:598

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, (Nāshir: Maktabah Ma'ārif al Qurān, Karachī), Vol:1, P:598

3 التوبہ،آلایۃ:113،114

Al Tawbah, Al Āyah: 113,114

4 عثمانی، محمد تقی،آسان ترجمہ القرآن، ج:1، ص:610-612

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, Vol:1, PP:610-612

5 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری،کتاب الجنائز، باب:اذا قال المشرک عند الموت: لاإلہ إلا اللہ، ج:2، ص:95، ح:1360

Bukhārī, Muḥmmad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al Bukhārī, Vol:2, P:95, Ḥadīth No: 1360

6 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب : اذا اسلم الصبی فمات، ہل یصلی علیہ، وہل یعرض علی الصبی الاسلام، ج:2، ص:94، ح:1356

Bukhārī, Muḥmmad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al Bukhārī, Vol:2, P:94, Ḥadīth No:1356

7 مالک بن انس،المدونۃ، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی،1994، ج:1، ص:256

Mālik bin Anas, Al Mudawwanah, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1994ac), Vol:1, P:256

8 الشافعی، محمد بن ادریس، کتاب الام، ناشر: دار المعرفہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1990، ج:1، ص:307

Al Shāfi'ī, Muḥmmad bin Idrīs, Kitāb al ,Um, (Nāshir: Dār al Ma'rifah, Beirūt, 1990ac), Vol:1, P:307

9 ایضاً

Ibid

10 مالک بن انس،المدونۃ، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی،1994، ج:1، ص:261

Mālik bin Anas, Al Mudawwanah, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1994ac), Vol:1, P:261

11 ابو محمد، احمد بن محمد، الکافی فی فقہ الامام احمد، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی،1994، ج:1، ص:354

Abū Muḥmmad, Aḥmad bin Muḥmmad, Al Kāfī Fī Fiqh al Imām Aḥmad, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah,1994ac), Vol:1, P:354

12ابو الولید، محمد بن احمد، البیان والتحصیل والشرح والتوجیہ والتعلیل لمسائل المستخرجۃ، ناشر: دار الغرب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1988، ج:2، ص:218

Abū al Walīd, Muḥmmad bin Aḥmad, Al Bayān wal Taḥṣīl wal Sharḥ wal Tawjīh wal Ta'līl li Masā,il al Mustkhrajah, (Nāshir: Dār al Ghurb al Islāmī, Beirūt, 1988ac), Vol:2, P:218

13النووی، یحیٰ بن شرف ، فتاوی الامام النووی المسماۃ: بالمسائل المنثورۃ، ناشر: دارالبشائرالاسلامیہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1996، ج:1، ص:87

Al Nawawī, Yaḥyā bin Ashraf, Fatāwā al Imām Al Nawawī al Musammāt: Bil Masā,il al Manthūrah, (Nāshir: Dār al Bashā,ir al islāmiyyah, Beirūt, 1996ac), Vol:1, P:87

14وزارت اوقاف واسلامی امور، کویت، موسوعہ فقہیہ، ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی، نئی دہلی، الطبعۃ: الاولی، 2009، ج:12، ص:329

Wazārat Awqāf wa Islāmī ,Umūr, Kuwayt, Mawsū'Aḥmad Fiqhiyyah, (Nāshir: Islāmic Fiqh academy Naī Dihlī, 2009ac), Vol:12, P:329

15ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، ناشر: دار الصادر، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1414ھ، ج: 15، ص:52

Ibn Manẓūr, Muḥmmad bin Mukarram, Lisān al 'Arab, (Nāshir: Dār al Ṣādir, Beirūt, 1414ah), Vol: 15, P;52

16الممتحنۃ، آلایۃ: 08

Al Mumtaḥinah, Al Āyah: 8

17 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ القرآن، ج: 3، ص:1718

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, Vol:3, PP:1718

18 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب: المرضی، باب: عیادۃ المشرک، ناشر: دار طوق النجاۃ، ج:7، ص:117، ح5657

Bukhārī, Muḥmmad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al Bukhārī, (Nāshir: Dār Ṭūq al Najāt), Vol:7, P:117, Ḥadīth No: 5657

19 شمس الدین، محمد بن ابو العباس، نہایۃ المحتاج إلی شرح المنہاج، ناشر: دار الفکر، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1984ء، ج:3، ص:13

Shams al Dīn, Muḥmmad bin Abū al 'Abbās, Nihāyah al Muḥtāj ,Ilā Sharḥ al Minhāj, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, 1984ac), Vol:3, P:13

20 شمس الدین، محمد بن احمد، مغنی المحتاج ادلی معرفۃ اللمعانی، ناشر: درالکتب العلمیہ، الطبعۃ: الاولی، 1994، ج: 2، ص: 41

Shams al Dīn, Muḥmmad bin Abū al 'Abbās, Nihāyah al Muḥtāj ,Ilā Sharḥ al Minhāj, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, 1984ac), Vol:3, P:13

21وزارت اوقاف واسلامی امور، کویت، موسوعہ فقہیہ، ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی، نئی دہلی، الطبعۃ: الاولی، 2009، ج: 12، ص:332

Wazārat Awqāf wa Islāmī ,Umūr, Kuwayt, Mawsū'Aḥmad Fiqhiyyah, (Nāshir: Islāmic Fiqh academy Naī Dihlī, 2009ac), Vol:12, P:332

22 ایضا، ص:266

Ibid, P:266

23 ابوداود، سلیمان بن الاشعث، مسائل الامام احمد روایۃ ابی داود السجستانی، ناشر: مکتبہ ابن تیمیہ، مصر، ط1999، ج1، ص189

Abū Dāūd, Sulaymān bin al Ash'th, Masā,il al Imām Aḥmad Riwāyatu Abī Dāūd al Sajistānī, (Nāshir: Maktabah Ibn Taymiyah, Cairo Egypt, 1999ac), Vol:1, P:189

24الانفال، آلایۃ: 72

Al Anfāl, Al Āyah: 72

25 محمد بن احمد، البیان والتحصیل والشرح والتوجیہ، ناشر: دار الغرب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1988، ج:2، ص:211

Muḥmmad bin Aḥmad, Al Bayān wal Taḥṣīl wal Sharḥ wal Tawjīh, (Nāshir: Dār al Ghurb al

Islāmī, Beirūt, 1988ac), Vol:2, P:211

26الدسوقی، محمد عارف، شرح الدسوقی، ناشر: دار الکتاب دیوبند، ج:1، ص:419

Al Dasūqī, Muḥmmad 'ārif, Sharḥ al Dasūqī, (Nāshir: Dār al Kitāb Diūband, Vol:1, P:419

27 مولانا شیخ نظام، فتاوی ھندیہ، ناشر: دار الفکر، بیروت لبنان، الطبعۃ: الاولی، 2009، ج:1، ص:228

Mawlānā Shaykh Niẓām, Fatāwā Hindiyah, (Nāshir: Dār Al Fikr, Beirūt Labnān, 2009ac), Vol:1, P:228

28 مکی، احمد بن محمد، غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر، باب: الاحکام الذمی، ناشر: دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ: الاولی، 1985، ج:3، ص:401

Makkī, Aḥmad bin Muḥmmad, Ghamzu 'Uyūn al Baṣā,ir Fī Sharḥ al Ashbāh wal Naẓ,ir, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1985ac), Vol:3, P:401

29 ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ناشر: دار الکتاب اسلامی، ج: 8، ص:232

Ibn Najīm, Zain Al dīn, Al Baḥar Al Rā'iq Sharḥ Kanz al Daqā,iq, (Nāshir: Dār Al Kitāb al Islāmī, Vol:8, P:232

30 مولانا شیخ نظام، فتاوی ھندیہ، دار الفکر، ج:1، ص:228

Mawlānā Shaykh Niẓām, Fatāwā Hindiyah, (Nāshir: Dār Al Fikr), Vol:1, P:228

31 التوبہ، آلایۃ:113

Al Tawbah, Al Āyah: 113

32 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ القرآن، ج: 1، ص:610

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, Vol:1, PP:610

33ابو یوسف، کتاب الخراج، ناشر: مکتبہ چراغ راہ، کراچی، الطبعۃ: الاولی، 1966، ص:579

Abū Yūsuf, Kitāb al Kharāj, (Nāshir: Maktabah Charāgh Rāh, Karāchī, 1966ac), P:579

34 یحی بن ابو الخیر، البیان فی مذہب الامام الشافعی، ناشر: راد المنھاج، جدہ، الطبعۃ: الاولی، 2000، ج:3، ص: 118

Yaḥyā bin Abū al Khayr, Al Bayān Fī Madhhab al Imām al Shāfi'ī, (Nāshir: Rād al Minhāj, Jaddah, 2000ac), Vol:3, P:118

35 ابراہیم بن محمد، المبدع فی شرح المقنع، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولی، 1997، ج:2، ص:287

Ibrāhīm bin Muḥmmad, Al Mubdi' Fī Sharḥ al Muqna', (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1997ac), Vol:2, P:287

36 محمد بن مفلح، کتاب الفروع ومعہ تصحیح الفروع، ناشر: موسسۃ الرسالہ، الطبعۃ: الاولی، 2003، ج:3، ص:406

Muḥmmad bin Mufliḥ, Kitāb al furū' wa Ma'ahū Taṣḥīḥ al Furū', (Nāshir: Mo'assasah al Risālah, 2003ac), Vol:3, P:406

37ایضا، ص355

Ibid, P:355

38 ابو القاسم، محمد بن احمد، القوانین الفقھیہ، ج:1، ص:66

Abū al Qāsim, Muḥmmad bin Aḥmad, Al Qawānīn al Fiqhiyyah, Vol:1, P:66

39المائدہ، آلایۃ:5

Al Mā,idah, Al Āyah:5

40 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ القرآن، ج:1، ص:327

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, Vol:1, P: 327

41 احمد بن محمد، مسند احمد بن حنبل، ناشر: موسسۃ الرسالہ، الطبعۃ: الاولی، 2001، ج:3، ص:280، حدیث: 1751

Aḥmad bin Muḥmmad, Musnad Aḥmad bin Ḥambal, (Nāshir: Mo'assasah al Risālah, 2001ac), Vol:3, P:280, Ḥadīth No: 1751

42 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، باب قدومم وفد ثقیف علی رسول، ناشر: مکتبہ المعارف، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1988، ج: 5، ص: 30

Ibn Kathīr, Ismā'īl bin 'Umar, Al Bidāyah wal Nihāyah, (Nāshir: Maktabah al Ma'ārif, Beirūt, 1998ac), Vol:5, P:30

43 الممتحنہ، آلایۃ: 8

Al Mumtaḥinah, Al Āyah: 8

44 عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ القرآن، ج: 3، ص: 1718

'Uthmānī, Muḥmmad Taqī, Āsān Tarjamah al Qurān, Vol:3, P: 1718